روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 11 دسمبر 2003ء 16 شوال 1424 ہجری - 11 فتح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 280

صلح پھیلانے والے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں۔
ان غریب اور بے کس لوگوں کے لئے بشارت ہو جو لوگوں کے فساد کے وقت صلح اور امن پھیلاتے ہیں۔

(الجہاد لابن المبارک جلد 1 ص 164 حدیث نمبر 2163)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں صلح کو پسند کرتا ہوں اور جب صلح ہو جاوے پھر اس کا ذکر بھی نہیں کرنا چاہئے کہ اس نے کیا کہا یا کیا کیا تھا میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص جس نے مجھے ہزاروں مرتبہ دجال اور کذاب کہا ہو اور میری مخالفت میں ہر طرح کوشش کی ہو اور وہ صلح کا طالب ہو تو میرے دل میں خیال بھی نہیں آتا اور نہیں آ سکتا کہ اس نے مجھے کیا کہا تھا اور میرے ساتھ کیا سلوک کیا تھا ہاں خدا تعالیٰ کی عزت کو ہاتھ سے نہ دے۔

یہ سچی بات ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی وجہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچے اس کو کینہ ور نہیں ہونا چاہئے اگر وہ کینہ ور ہو تو دوسروں کو اس کے وجود سے کیا فائدہ پہنچے گا؟ جہاں ذرا اس کے نفس اور خیال کے خلاف ایک امر واقع ہوا وہ انتقام لینے کو آمادہ ہو گیا۔ اسے تو ایسا ہونا چاہئے کہ اگر ہزاروں نشتروں سے بھی مارا جاوے پھر بھی پروا نہ کرے۔

میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔

نفس انسان کو مجبور کرتا ہے کہ اس کے خلاف کوئی امر نہ ہو اور اس طرح پر وہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تخت پر بیٹھ جاوے اس لئے اس سے بچتے رہو۔ میں سچ کہتا ہوں کہ بندوں سے پورا خلق کرنا بھی ایک موت ہے۔ میں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی ذرا بھی کسی کو توں تاں کرے تو وہ اس کے پیچھے پڑ جاوے۔ میں تو اس کو پسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی سامنے بھی گالی دے دے تو صبر کر کے خاموش ہو رہے۔

بعض لوگ اپنی نادانی سے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ نبی بعض اوقات سختی کرتے ہیں وہ اس امر کو سمجھ نہیں سکتے کہ ان کی سختی کا رنگ اور ہے۔ اس میں کینہ ملا ہوا نہیں ہوتا وہ اپنے نفس کے لئے نہیں کرتے۔ اس میں کوئی ذاتی غرض ان کی مدنظر نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی عزت کے لئے اور اس کی اپنی اصلاح کے لئے۔

دیکھو ماں بچے کو بعض وقت مارتی بھی ہے اور سخت مارتی ہے۔ دوسرا دیکھنے والا کہہ سکتا ہے کہ کیسی بے دردی سے مار رہی ہے مگر وہ اس سے ناواقف ہے کہ اس کی شفقت کا اندازہ کر سکے۔ اگر ماں کی محبت اور ہمدردی کی اسے خبر ہوتی تو وہ ایسا وہم نہ کرتا۔ کیا یہ سچ نہیں کہ اگر بچے کو ذرا بھی درد ہو تو ماں ساری رات بے قرار رہتی اور اس کی خدمت گزاری میں گزار دیتی ہے۔ دوسرا کون ہے جو اس شفقت اور ہمدردی کا مقابلہ کر سکے۔ اسی طرح پر نبی کی سختی ہوتی ہے اس کے دل میں ایک درد اور کوفت ہوتی ہے خدا تعالیٰ کی مخلوق کی اصلاح کے لئے۔ وہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچ جاوے۔ اگر اپنے کسی خادم پر سختی کرتا ہے تو شفیق ماں کی طرح راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں بھی تو اسی لئے کرتا ہے غرض ماں باپ اور شفیق استاد کی سختی سختی نہیں وہ تو عین رحمت اور شفقت ہے ایسا ہی عادل بادشاہ کی سختی بھی سختی نہیں۔ نادانی سے لوگ اعتراض کر اٹھتے ہیں اور شور مچاتے ہیں۔ عادل بادشاہ ہمیشہ اپنی رعایا کی بھلائی اور خیر خواہی چاہتا ہے۔

میں بار بار یہی کہوں گا کہ نفس پرستی کی شیخی خدا تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں ہے اس لئے اس قسم کے نزاعوں کو یکدم چھوڑنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 69)

مانگ کر کھانا لعنت ہے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔
''رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ لوگوں سے مانگ کر کھانا ایک لعنت ہے .... لوگوں کو بتانا چاہئے کہ مانگ کر کھانا ایک بہت بڑا عیب ہے تا کہ اس نقص کی اصلاح ہو...... ہمیشہ کام کر کے کھانے کی عادت ڈالنی چاہئے اور یہی عادت ہے جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔ (مشعل راہ حصہ اول ص 90-89)

(مرسلہ نظارت امور عامہ)

خدا کی رحمت کا ایک دروازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:۔
خدا تعالیٰ کی رحمت کے بہت سے دروازوں میں سے ایک رحمت کا دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقف جدید کا دروازہ ہے اس نظام کے ذریعہ حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان کر دیا ہے۔

(ناظم مال وقف جدید)

آگاہی صحت عامہ

PUBLIC HEALTH AWARENES

امریکہ سے تشریف لائے ہوئے ماہرین امراض دماغ و اعصاب (نیورولوجسٹ) مکرم ڈاکٹر بشیر الدین خلیل احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر سلیم طاہر صاحب آگاہی صحت عامہ کے تحت ایک سیمینار مورخہ 13 دسمبر 2003ء بروز ہفتہ بوقت 11:00 بجے صبح بمقام سیمینار ہال فضل عمر ہسپتال Conduct کرینگے۔ سیمینار کا موضوع ہے۔

''سردرد۔ تشخیص و علاج''۔

Headache- Diagnosis and Treatment

جو خواتین و حضرات اس سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ استقبالیہ ہسپتال سے اپنا دعوت نامہ حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مشعل راہ

خدام الاحمدیہ کی غرض وغایت اور قومی ترقی کے تین معیار

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

مجالس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض یہ ہے کہ نوجوانوں کے سامنے وہ مقاصد رکھے جائیں جن کے بغیر ان میں ارتقائی روح پیدا نہیں ہوسکتی اور جن کے بغیر جماعت کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکتی۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس وقت ایک ذہنی آزادی عطا کی ہوئی ہے اور وہ یہ کہ ہم میں سے ہر شخص یہ یقین رکھتا ہے کہ تھوڑے عرصہ کے اندر ہی (خواہ ہم اس وقت تک زندہ رہیں یا نہ رہیں۔ لیکن بہرحال وہ عرصہ غیر معمولی طور پر لمبا نہیں ہوسکتا) ہمیں تمام دنیا پر نہ صرف عملی برتری حاصل ہوگی بلکہ.......... مذہبی برتری بھی حاصل ہو جائے گی۔ .... جماعت کے تمام دوستوں کو چاہئے کہ اپنے اپنے ہاں نوجوانوں کو منظم کریں اور ان کی ایک مجلس بنا کر خدام الاحمدیہ اس کا نام رکھیں اور انہیں سلسلہ کے وقار کے تحفظ اور (۔) احمدیت کی ترقی کے لئے کام کرنے کی ترغیب دیں۔..........

بچوں کے اندر بھی یہی جذبات اور یہی خیالات پیدا کئے جائیں کیونکہ بچپن میں ہی اخلاق کی داغ بیل پڑتی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض کاموں کی داغ بیل جوانی میں پڑتی ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ بعض کاموں کی داغ بیل بچپن میں پڑتی ہے۔ جوانی میں جن کاموں کی داغ بیل پڑتی ہے وہ بالعموم عملی ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعے انسان کا ذہن برے اور بھلے کی تمیز کر لیتا ہے، مگر قومیں صرف برے اور بھلے کی تمیز سے ہی ترقی نہیں کیا کرتیں بلکہ قوم کی ترقی کے لئے اچھی عادتوں کا ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔ بے شک عادت بعض لحاظ سے نقصان رساں بھی ہوتی ہے، مگر عادت درحقیقت قومی ترقی کا ایک ضروری حربہ بھی ہوتی ہے۔ کسی قوم کو نیک اخلاق کی عادت ڈال دو، وہ خود بخود باقی اقوام پر غالب آنے لگ جائے گی۔ اسی طرح جب کسی قوم میں بدعادات پیدا ہو جائیں، وہ خود بخود گرتی چلی جاتی ہے اور اگر اسے کسی بات کی بھی عادت نہ ڈالو تو اس قوم میں ایک تزلزل رہے گا۔

کبھی اخلاقی رو غالب آ گئی تو وہ ترقی کر جائے گی اور اگر اخلاقی رو دب گئی تو وہ گر جائے گی۔ تو اصل حقیقی چیز یہ ہے کہ اچھی عادت بھی ہو اور علم بھی ہو۔ مگر یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ جب عادت کے زمانہ کی بھی اصلاح کی جائے اور علم کے زمانہ کی بھی اصلاح کی جائے۔ عادت کا زمانہ بچپن کا زمانہ ہوتا ہے اور علم کا زمانہ جوانی کا زمانہ ہوتا ہے۔ پس خدام الاحمدیہ کی ایک شاخ ایسی بھی کھولی جائے جس میں پانچ چھ سال کی عمر کے بچوں سے لے کر پندرہ سولہ سال کی عمر تک کے بچے شامل ہوسکیں یا اگر کوئی اور حد بندی تجویز ہو تو اس کے ماتحت بچوں کو شامل کیا جائے۔

بچوں میں محنت کی عادت پیدا کی جائے، سچ بولنے کی عادت پیدا کی جائے اور نمازوں کی باقاعدگی کی عادت پیدا کی جائے۔ نماز کے بغیر (۔) کوئی چیز نہیں۔ اگر کوئی قوم چاہتی ہے کہ وہ اپنی آئندہ نسلوں میں (۔) روح قائم رکھے تو اس کا فرض ہے کہ اپنی قوم کے ہر بچہ کو نماز کی عادت ڈالے۔

اسی طرح سچ کے بغیر اخلاق درست نہیں ہوسکتے۔ جس قوم میں سچ نہیں، اس قوم میں اخلاق فاضلہ بھی نہیں اور محنت کی عادت کے بغیر سیاست اور تمدن کوئی چیز نہیں۔ جس قوم میں محنت کی عادت نہیں اس قوم میں سیاست اور تمدن بھی نہیں۔ گویا یہ تین معیار ہیں جن کے بغیر قومی ترقی نہیں ہوتی۔ پس خدام الاحمدیہ کے ارکان کو چاہئے کہ اپنی ایک شاخ بچوں کی بھی قائم کریں۔ مگر ان کے نگران ایسے لوگ مقرر کریں جو کم سے کم چالیس سال کے ہوں اور بہتر ہوگا اگر وہ اس سے بھی زیادہ عمر کے ہوں اور اپنے اندر ہمت اور استقلال رکھتے ہوں۔ ان کے سپرد یہ کام کیا جائے کہ وہ بچوں کو اپنی نگرانی میں کھلائیں، انہیں وقت ضائع کرنے سے بچائیں، نمازوں کے لئے باقاعدہ لے جائیں اور اخلاق فاضلہ ان میں پیدا کریں اور گو تفصیلی طور پر تمام اخلاق کا پیدا کرنا ہی ضروری ہے، مگر یہ تین باتیں خاص طور پر ان میں پیدا کی جائیں۔ یعنی نمازوں کی باقاعدگی کی عادت، سچ کی عادت اور محنت کی عادت۔ باقی ہمارے ملک میں بعض اور بھی اخلاقی خرابیاں ہیں جن کا دور کرنا ضروری ہے۔

(مشعل راہ جلد اول ص 52 تا 55)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 13 دسمبر 2003ء

12-15 a.m عربی سروس
1-15 a.m ترتیل القرآن
1-40 a.m مجلس سوال وجواب
2-50 a.m خطبہ جمعہ
3-55 a.m ملاقات
5-00 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-55 a.m یسرنا القرآن
6-30 a.m مجلس سوال وجواب
7-35 a.m کہکشاں
8-10 a.m مشاعرہ
9-20 a.m کوئز
9-55 a.m مجلس سوال وجواب
11-00 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m فرانسیسی سروس
1-30 p.m ورائٹی پروگرام
2-40 p.m یسرنا القرآن
3-05 p.m انڈونیشین سروس
4-20 p.m کوئز انوار العلوم
5-05 p.m تلاوت، انصار سلطان القلم
6-55 p.m مجلس سوال وجواب
8-00 p.m بنگلہ سروس
9-00 p.m چلڈرنز کارنر
10-00 p.m فرانسیسی سروس
11-00 p.m لقاء مع العرب

اتوار 14 دسمبر 2003ء

12-10 a.m عربی سروس
1-10 a.m چلڈرنز کارنر
2-10 a.m مجلس سوال وجواب
3-10 a.m مشاعرہ
4-20 a.m یسرنا القرآن
5-00 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m چلڈرنز کارنر
6-30 a.m مجلس سوال وجواب
7-40 a.m تقریر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب
8-15 a.m خطبہ جمعہ
9-20 a.m تاریخ احمدیت۔ کوئز
10-00 a.m بستان وقف نو
11-00 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-50 p.m سپینش سروس
1-50 p.m سوال وجواب
2-50 p.m کوئز تاریخ احمدیت
3-30 p.m انڈونیشین سروس
4-30 p.m تقریر
5-05 p.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m خطبہ جمعہ
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-05 p.m بستان وقف نو
9-10 p.m ورائٹی پروگرام
10-05 p.m جرمن سروس
11-05 p.m لقاء مع العرب

سوموار 15 دسمبر 2003ء

12-15 a.m عربی سروس
1-15 a.m بستان وقف نو
2-20 a.m سوال وجواب
3-20 a.m تقریر
3-50 a.m سوال وجواب
5-00 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-50 a.m کودک بچوں کا پروگرام
6-25 a.m سوال وجواب
7-30 a.m کوئز۔ روحانی خزائن
8-20 a.m فرانسیسی سروس
9-25 a.m کوئز۔ خطبات امام
9-55 a.m بستان وقف نو
11-00 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m چائنیز سیکھئے
1-05 p.m چائنیز سروس
1-40 p.m مجلس سوال وجواب
2-45 p.m کوئز۔ خطبات امام
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-15 p.m زندہ لوگ
5-05 p.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-55 p.m مجلس سوال وجواب
6-55 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m جرمن سروس
9-00 p.m فرانسیسی سروس
10-00 p.m ورائٹی پروگرام
11-00 p.m لقاء مع العرب

اللہ تعالیٰ طیب ہے اور طیب کو پسند کرتا ہے۔ پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ کریم ہے اور کریم کو پسند کرتا ہے۔ سخی ہے اور سخاوت کو پسند کرتا ہے۔ (حدیث نبویؐ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

آپ کی یادیں دلوں کو ہمیشہ مسخر کرتی رہیں گی

آج بھی عہد گزشتہ کی سنہری یادیں
گاہے بگاہے میری پلکوں کو بھگو دیتی ہیں

زکیہ فردوس کومل صاحبہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جو کبھی میاں صاحب کہلاتے تھے کو ہم بچپن سے ہی جانتے تھے۔ کبھی تقریروں کے حوالے سے کبھی وقف جدید میں ہومیوپیتھی کے حوالے سے۔ جب میری شادی ہوئی اس وقت ہم دونوں گھروں کی طرف سے دعوتی کارڈ بھجوائے گئے دونوں طرف بڑی محبت سے تشریف لائے جب میرے میاں (حنیف احمد محمود مربی سلسلہ) اپنی طرف سے کارڈ دینے گئے تو میرا نام پڑھ کر پوچھنے لگے کہ یہ کومَل ہے یا کومل مربی صاحب کہنے لگے میاں صاحب کومل۔ ہنس کر کہنے لگے کومل کا مطلب آتا ہے۔ میرے سسرال والا گھر جہاں واقع ہے۔ وہاں پر پہلے قصر خلافت ہوا کرتا تھا۔ میرے سسر مرحوم مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی نے میاں صاحب کو ان جگہوں کے بارے میں بتایا اور ساتھ درخواست کی کہ دلہن کو پیار دیں۔ میاں صاحب گھر کے اندر تشریف لائے۔ مجھے پیار دیا اور کہنے لگے فردوس خوش ہونا۔ الحمدللہ یہاں ایک ذاتی محبت کا تعلق بڑھا اس کے بعد جب 1980ء میں ہماری بڑی بچی پیدا ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو دعا اور نام کے لئے خط لکھا۔ حضور ان دنوں بیرون ملک دورہ پر تھے۔ جواب میں ڈیڑھ دو ماہ لگ گئے۔ میرے میاں نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے تحریری درخواست کر دی اور اس دعا پر اپنا خط ختم کیا کہ میاں صاحب دعا بھی کریں "اللہ تعالیٰ بچی کو قرۃ العین بنائے"۔ حضور نے جواباً تحریر فرمایا "نام بھی قرۃ العین رکھ لیں"۔

شادی سے قبل کا ایک واقعہ ہے میری امی جان کی ٹانگ میں شدید درد تھی۔ ایلوپیتھی استعمال کر رہی تھیں۔ کچھ فرق نہیں پڑ رہا تھا کہنے لگیں آج میں نے میاں صاحب سے دوائی لے کر آنی ہے۔ جب امی نے وقف جدید پہنچ کر اپنے درد کا حال بتایا تو سخت ناراض ہوئے کہ آپ خود کیوں آئی ہیں۔ ابا جان اور منیر بھائی (منیر احمد جاوید۔ PS) بھی ان دنوں گھر نہیں تھے۔ فرمانے لگے آپ کے ہمسائے میں سید مسعود مبارک شاہ صاحب رہتے ہیں۔ ان کے بیٹوں کو بھیج دیتیں۔ کس قدر ہمدردی اور شفقت تھی۔ پھر خلافت کے بعد اکثر ملاقاتوں پر جانا ہوتا۔ 1983ء میں جب مربی صاحب سیرالیون جانے لگے تو ہماری "فیملی ملاقات" تھی اس وقت ہماری تیسری بچی عزیزہ بعد النور ایک ماہ کی تھی۔ حضور نے اسے گود میں لیا اور بہت ہی پیار کیا۔ حضور کی اس قدر شفقت پر میں فرط جذبات سے بے اختیار رو پڑی تو حضور ایک دم میری طرف دیکھ کر فرمانے لگے فردوس آپ کیوں روتی ہیں۔ میں خاموش رہی تو فرمانے لگے تمہاری تیسری بچی ہے تو تم رو پڑی ہو میری تو چار بچیاں ہیں میں تو آج تک نہیں رویا۔ اتنی پیاری بچی آپ کو خدا تعالیٰ نے دی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نصیب نیک کرے۔ دونوں جہاں کی خوشیاں عطا کرے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ حضور کی یہ دعا میرے بچوں کے حق میں قبول کرے۔ آمین۔

جب میں سیرالیون گئی تو لندن میرا ایک ہفتے کا Stay تھا حضور سے ملاقات کے لئے گئی تو حضرت بیگم صاحبہ مرحومہ سے ملنے کی خواہش کی فوراً فرمانے لگے ہاں ہاں اوپر چلی جائیں۔ جیسے ہی اوپر گئی حضور تشریف لے آئے۔ اور فرمانے لگے فردوس کو کھانے کے بغیر نہیں جانے دینا۔ بڑی محبت سے حضور اور بیگم صاحبہ مرحومہ پیش آئیں۔

1987ء میں جب وقف نو کی تحریک ہوئی۔ تو ہم نے بھی حضور سے دعا کی درخواست کی اور پھر مسلسل ایک سلسلہ دعائیہ خطوط کا شروع کر دیا۔ ہر خط کے جواب میں حضور بہت شفقت سے لکھتے۔ "پیاری فردوس گھبراؤ نہیں اللہ میاں تمہیں چندے ماہتاب بیٹے سے نوازے گا اللہ میاں اس ملک کے حالات اس بچے کی پیدائش سے پہلے بدل دے۔" اس ملک میں کئی سال سے لائٹ نہیں تھی حضور کی دعا قبول ہوئی اور میرے بیٹے احمد کی پیدائش سے چند دن پہلے لائٹ آ گئی۔ الحمدللہ۔ اللہ میاں نے حضرت صاحب کی ہر دعا کو قبول کیا۔ پیدائش سے کچھ عرصہ قبل نام بھی بھجوا دیا۔ جب ہمارا بیٹا تین ماہ کا تھا تو حضور سیرالیون تشریف لائے مربی صاحب احباب جماعت کے ساتھ حضور کے استقبال کے لئے فری ٹاؤن گئے۔ حضور کی آمد کے بعد لاؤنج میں بیٹھے تھے کہ حضور نے میرے میاں کو دوبارہ بلایا اور کندھے پر تھپکی دے کر فرمانے لگے ننھے مجاہد کی بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ میاں نے دعاؤں کو سنا ہے۔ پھر پوچھنے لگے فردوس نہیں آئی میرے میاں کہنے لگے حضور بچہ چھوٹا ہے اور ٹرانسپورٹ کا مسئلہ تھا فرمانے لگے میری طرف سے فردوس کو سلام کہیں اور بچیوں کو پیار کریں۔ میں انشاء اللہ پرسوں بوشہر آؤں گا پھر ملیں گے۔

الحمدللہ پھر وہ دن بھی آن پہنچا جب میرے جان سے پیارے آقا نے اس شہر کو رونق بخشی وہ بھی کیا پیارا نظارہ تھا۔ بوشہر کے تمام سکولوں کے بچوں نے ایک جگہ قطار میں اکٹھے ہو کر رہائش گاہ کے قریب حضور کا والہانہ استقبال لا الہ الا اللہ کے ساتھ کیا۔ اور یہ لائنیں یوں لگتا تھا کہ تاحد نگاہ پھیلی ہوئی تھیں۔ حضور از راہ شفقت مسکرا کر ہاتھ ہلاتے جا رہے تھے پھر حضور جب ہماری رہائش گاہ (مربی ہاؤس) پر پہنچے تو میں سامنے سے آ رہی تھی۔ خدا کی قسم حقیقی باپ کی طرح گلے لگایا۔ ہم تو پہلے ہی جدائی اور اپنے وطن سے دوری کی وجہ سے اداس تھے ایسے میں ایک شفیق روحانی باپ کی شفقت مل جائے تو پھر خوشی کی کیا انتہا ہوگی۔ مجھے کہنے لگے فردوس بیٹے کی بہت بہت مبارک ہو۔ کہاں ہے بیٹا میں نے کہا حضور ابھی لاتی ہوں جب میں لائی تو حضور نے اٹھا کر اس بچے کے چہرے کے ہر حصہ پر پیار کیا کہنے لگے بہت پیارا بچہ ہے پھر مجھے کہنے لگے آؤ میں تمہیں آپی سے ملواؤں یعنی (حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ مرحومہ) جو حضور کے ساتھ ہی مربی ہاؤس آئی تھیں۔ جاتے ہی حضور نے چند سیکنڈ میں بیگم صاحبہ سے میرا اور میرے پورے خاندان کا تعارف کروا دیا۔ پھر کہنے لگے اب میں مجلس عرفان پر چلتا ہوں آپ باتیں کریں۔ ہاں حضور فرمانے لگے ہم بچے کے لئے تحائف لائے ہیں آپ آپی سے لے لیں میرے مولیٰ کس زبان سے تیرا شکر کروں مجھ ناچیز پر کیسی کیسی شفقتیں۔

اگلے روز حضور مربی ہاؤس کے نئے کمپلیکس کے سنگ بنیاد کیلئے تشریف لائے تو جب سیدہ بیگم صاحبہ سنگ بنیاد رکھ رہی تھیں۔ تو بلاک بہت بھاری تھا حضور مجھے فرمانے لگے آپ ساتھ آئیں دونوں مل کر اٹھائیں پھر فرمانے لگے اب یہ دونوں کی طرف سے ہو گیا ہے۔ میرے پاس یہ یادگار تصویر بھی موجود ہے۔ پھر حضور ہمارے گھر وضو کے لئے تشریف لائے میں بھاگ کر تولیہ لینے گئی تو بچوں نے ہر طرف سے گھر کے دروازے بند کئے ہوئے تھے میں ادھر سے ادھر بھاگی حضور فرمانے لگے فردوس اپنے گھر کا راستہ بھول گئی ہو۔ میں نے کہا نہیں حضور بچوں نے دروازہ بند کر دیا ہے۔ بہت ہنسے اگلے دن جمعہ تھا حضرت بیگم صاحبہ مرحومہ ہمارے گھر تشریف لائیں تقریباً ڈیڑھ پونے دو گھنٹے میرے بیڈروم میں تشریف فرما رہیں۔ اور ڈھیروں باتیں کیں بار بار مجھے کہتیں بچیوں کی صحتیں بہت کمزور ہیں میں نے کہا اپنی دعاؤں میں یاد رکھا کریں پھر بچیاں بھی حضور کی انگلیاں پکڑ کر پھرتی رہیں۔ اور حضور بچیوں سے پیار بھری باتیں کرتے رہے۔ پھر حضور مجھے کہنے لگے فردوس میں نے تمہاری بچیوں سے پوچھا آپ کی امی کا کیا نام ہے ایک نے کہا فردوس۔ ایک نے کہا زکیہ ایک نے کہا امی کا نام امی ہے۔

سیرالیون میں عورتوں کے نام کے ساتھ ۃ لگاتے ہیں۔ عائشۃ، فاطمۃ، اسی طرح حضور فرمانے لگے تم بھی زکیۃ ہو میں نے کہا حضور نہیں میں پاکستانی ہوں بہت ہنسے۔ بہت ہی پیاری یادیں چھوڑ کر واپس آئے پھر جب ہم 1990ء میں پاکستان واپس آ رہے تھے تو آتے ہوئے لندن میں جب ملاقات کے لئے ہم اندر گئے تو پہلے صحتیں خراب ہونے کی وجہ سے حضور تو پہچان ہی نہ سکے۔ میں بہت کمزور ہو گئی تھی پھر فوراً پہچان گئے اور فرمانے لگے فردوس تمہاری صحت تو اچھی ہے تم نے مجھے ایسے ہی خط لکھ لکھ کر ڈرایا ہوا تھا۔ میں نے بھی ہنس کر کہا حضور اچھی ہے۔ پھر یکدم حضور فرمانے لگے فردوس تمہیں کیا ہوا ہے میں نے تو پہچانا ہی نہیں ہے۔ پھر پوچھنے لگے اب کیا پروگرام ہے میں نے کہا حضور پاکستان کیلئے آئے ہیں پاکستان ہی جانا ہے فرمانے لگے نہیں پہلے وہاں جدائی کاٹی ہے اب پہلے جرمنی اپنے امی ابا کے پاس جاؤ وہاں کچھ عرصہ رہو صحت اچھی ہوگی تو پاکستان چلے جانا۔ اور ساتھ دفتر کو ہدایت فرمائی ان کے جرمنی کے ویزے کی کارروائی کریں۔ اور ان سب کا میڈیکل چیک اپ بھی یہاں کروائیں۔ مارچ سے اگست تک ہم وہاں لندن اسلام آباد اپنے بھائی منیر جاوید صاحب کے پاس رہے ہر ممکن جرمنی کے ویزے کی کوشش کی گئی ہر چند دن بعد حضور رپورٹ مانگتے تھے کہ اب کیا بنا ہے۔ پھر جب کوئی صورت نظر نہ آئی تو حضور کو بتایا کچھ نہیں بن رہا تو حضور فرمانے لگے حنیف صاحب اگر آپ اپنے ماں باپ کی جدائی ایک ماہ اور برداشت کر لیں تو جلسہ سالانہ بھی دیکھ لیں اور عزیزہ فردوس کے تمام عزیزوں کو جرمنی میں میرا پیغام دیں کہ وہ آ کر فردوس سے مل جائیں۔ میں قربان جاؤں اس پیاری ہستی کے جو چہروں اور دلوں کے راز پڑھتی تھی۔

حضور سے ملاقات کے بعد میں نے کہا حضور میں نے بیگم صاحبہ سے ملنا ہے۔ تو فرمانے لگے ضرور جائیں میں ابھی اوپر گئی ہی تھی کہ حضور بھی اوپر تشریف لے آئے بیگم صاحبہ اور فائزہ بی بی میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضور بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے فردوس کو کھانا کھائے بغیر نہیں جانے دینا اور بہت ہی پر تکلف کھانا کھلایا۔ پھر حضرت بیگم صاحبہ مرحومہ آئس کریم لے کر آئیں۔ اور فرمایا یہ حضور نے بھجوائی ہے اور کہا ہے ساری کھانی ہے اس وقت حضور کے ہاں خالہ شریفہ اہلیہ سید

باقی صفحہ 4 پر

سہیل احمد ثاقب بسرا صاحب

مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب سوہاوی

مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب سوہاوی 1926ء میں چوہدری محمد حسین صاحب کے ہاں موضع سوھاوہ ڈھلواں ضلع گوجرانولہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں ہی سے حاصل کرنے کے بعد مڈل کا امتحان بدوملہی ضلع سیالکوٹ کے اسکول سے پاس کیا۔ 1938ء میں آپ کو سلسلہ احمدیہ میں بیعت کر کے داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر صرف 12 برس تھی۔ جماعت احمدیہ کے ساتھ آپ کا تعارف اپنے ننھیال کے ذریعہ ہوا جو احمدی تھا۔ تادم آخر آپ اپنے خاندان میں سے اکیلے احمدی رہے جون 1942ء میں آپ کی شادی مکرم حاجی خدا بخش صاحب آف خانانہ میانوالی ضلع سیالکوٹ کے ہاں ہوگئی۔

1945ء میں آپ اس وقت قادیان چلے گئے جب الفضل میں ملازمت کا اشتہار پڑھا۔ چنانچہ قادیان میں آپ خدام الاحمدیہ کے کارکن ہوگئے۔

1947ء میں پارٹیشن کے بعد آپ ربوہ آ گئے اور صدر انجمن احمدیہ میں خدمت بجالانے لگے۔

1971ء میں صدر انجمن احمدیہ سے ریٹائر ہوگئے پھر آپ دفتر روزنامہ الفضل، دفتر ماہنامہ انصاراللہ میں بھی خدمات بجالاتے رہے۔ آپ کو وقف جدید میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ بھی کام کرنے کا موقع ملا۔

آپ کے محاسن میں سے سب سے زیادہ نمایاں وصف نماز باجماعت کا قیام تھا۔ موسم چاہے کیسا بھی ہو ہمیشہ اوّل وقت میں بیت الذکر میں چلے جاتے اور اپنی مخصوص جگہ پر نوافل ادا کرتے نظر آتے۔ آپ کی زیادہ تر کوشش ہوتی کہ بیت المبارک میں نماز ادا کی جائے۔ کہا کرتے تھے کہ یہ مرکزی بیت الذکر ہے، جہاں خدا کا خلیفہ ہوتا ہے۔ اس لئے یہاں ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے۔

ایک دفعہ کہنے لگے جب میں اپنے گاؤں جاتا ہوں تو وہاں سے حساب لگا کر ایسے وقت میں نکلتا ہوں کہ نماز مغرب بیت المبارک میں ادا کرسکوں۔ چنانچہ بسا اوقات ایسا ہوا کہ آپ اڈا لاریاں ربوہ سے سیدھے بیت المبارک جاتے نماز باجماعت ادا کرتے اور پھر گھر جاتے۔

بیماری کے ایام میں بھی کوشش کرتے کہ بیت الذکر پہنچا جائے مگر بعض اوقات قاصر رہتے۔ نیم غشی کی حالت میں پوچھتے رہتے کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے؟ کہیں نماز کا وقت گزر تو نہیں گیا؟ اگر گزر گیا ہوتا تو ناراض ہوتے اور کہتے تم نے مجھے جگایا کیوں نہیں؟

آپ کا روزانہ کا معمول یہ ہوا کرتا تھا کہ علی الصبح اوّل وقت اُٹھ کر نوافل ادا کرتے پھر قرآن کریم کی تلاوت کرنے کے بعد درود شریف اونچی آواز سے پڑھتے ہوئے بیت الذکر چلے جاتے۔

خلافت کے ساتھ انتہا کا عشق تھا۔ قادیان میں آپ کو حضرت مصلح موعود کے قدم دبانے کی توفیق ملتی رہی۔ اس کے علاوہ پارٹیشن کے بعد حضور کے ساتھ کام کرنے کی توفیق ملی اس کے علاوہ حضور کے ساتھ کوئٹہ اور سندھ کی زمینوں پر جانے کی توفیق ملی۔

وقف جدید میں جب آپ انسپکٹر تھے اس دوران حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی شفقتوں میں سے بھی حصہ پایا۔ میں اس بات کو کبھی نہیں بھول سکتا کہ جب حضور انور بیمار تھے تو حضور کی صحت کا پوچھتے اور روزنامہ الفضل سے حضور کی صحت کی خبر والا حصہ پڑھ کر سنایا جاتا تو بے اختیار آنکھوں سے آنسو بہہ پڑتے اور کہتے ''اس خلیفے نے بڑے کم کیتے نے''

روزنامہ الفضل کا باقاعدہ شروع سے آخر تک تفصیلاً مطالعہ کرتے اور اس میں کبھی بھی ناغہ نہ کرتے اگر کہیں ربوہ سے باہر ہوتے تو واپسی پر سب سے اوّل فرصت میں ان شماروں کو دیکھتے جو نظر سے رہ گئے تھے۔ آپ نے اپنے بیٹے کے نام جرمنی میں بھی اخبار لگایا ہوا تھا اور جب جرمنی گئے تو وہاں بھی الفضل کا شدت سے انتظار کرتے۔

ایک دفعہ ان کے علم میں یہ بات آئی کہ ایک فیملی جوان کی جاننے والی تھی، وہ ایک دن کا پرانا اخبار کہیں سے حاصل کر کے پڑھتی ہے، اس کی استطاعت نہیں رکھتی کہ اپنی اخبار الگ سے لگوا سکے۔ چنانچہ آپ نے ان کے نام الفضل جاری کروادیا اور باقاعدہ خود ہی چندہ دیتے رہے۔

آپ چندہ جات میں بہت باقاعدہ تھے اور ہمیشہ آپ کا دستور رہا کہ اوّل فرصت میں نہ صرف اپنا چندہ ادا کرتے بلکہ اپنے بیٹے اور پوتوں کی طرف سے بھی چندے دیتے رہے۔ چندہ وصیت میں بھی کبھی کوتاہی نہیں کی۔ آپ چونکہ خود بھی ایک لمبا عرصہ محلّہ دارالصدر شرقی میں سیکرٹری مال رہے اس لحاظ سے چندوں کے معاملے میں آپ خود بھی باقاعدہ تھے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے۔

آپ کا محبوب مشغلہ صبح کی سیر تھی۔ آپ ہر روز بعد از نماز فجر ربوہ کے مضافات میں تین تین چار چار میل کی لمبی سیر کرتے اور کیکر کی مسواک ہاتھ میں رکھتے سردیوں میں بھی آپ کا یہی معمول رہتا۔

ایک دفعہ سیر کے دوران ربوہ کے نواح میں گر گئے اور طبیعت خراب ہوگئی۔ چنانچہ ایک دودھ والے کے ساتھ اس کے موٹر سائیکل پر بیٹھ کر ہسپتال پہنچے۔ دوائی وغیرہ دینے کے بعد ڈاکٹر نے آرام کرنے کو کہا مگر انہوں نے اس کی پرواہ کیے بغیر اگلی صبح ہی پھر لمبی سیر کی۔

بیماروں کی عیادت کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اکثر صبح سیر سے واپسی پر فضل عمر ہسپتال چلے جاتے اور بیماروں کی بیمار پرسی کرتے۔ کمزوروں کی مالی مدد کر کے خوشی محسوس کرتے۔

ہر کسی کے جنازے میں شامل ہونے کی بھرپور سعی کرتے۔ چوہدری صاحب کے ایک دوست چوہدری شریف کلو صاحب دفتر تشخیص جائیداد موصیاں میں کام کرتے رہے۔ چونکہ وہاں جنازے کی اطلاع پہلے آ جاتی ہے اس لئے چوہدری مسعود صاحب نے انہیں ایک بار کہا کہ میرے گھر میں چونکہ اب فون لگ گیا ہے اس لئے رات کو جب بھی کوئی جنازہ آئے۔ تو مجھے فون کردیا کرو۔ چنانچہ رات کا خواہ کوئی پہر بھی ہوتا۔ نماز جنازہ پڑھنے کے لئے چلے جاتے اور تدفین کے بعد گھر لوٹتے۔ ربوہ کی شدید گرمی کے ایام میں بھی چھتری تلے جنازے کے پیچھے پیچھے جاتے اور دعا کے بعد لوٹتے۔

انسانی ہمدردی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر آپ کے دل میں بھرا ہوا تھا۔ آپ کمزوروں کی ہمیشہ مالی مدد کر کے تسکین محسوس کرتے تھے۔ ہر ضرورت مند کی ضرورت کو پورا کرتے، ایک دفعہ ایک عورت آئی اور اس نے مالی مدد چاہی مگر آپ اس وقت تو مالی مدد کر نہ سکے البتہ اگلے دن ہی مجھے رقم دے کر بھیجا کہ فلاں محلے میں فلاں عورت کو دے آؤ۔ آپ کی وفات پر تعزیت کرنے والوں نے بھی آپ کی اس خوبی کا برملا اظہار کیا کہ آپ بسا اوقات ضرورت مندوں کے گھروں میں جا کر ان کی ضروریات پوری کرتے تھے۔

آپ کی طبیعت میں بہت نفاست تھی۔ آپ اپنے لباس اور جوتوں کی صفائی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ جوتوں کی صفائی اور پالش وغیرہ خود بھی بڑے اہتمام سے کرتے تھے۔ ہر چیز کو صاف ستھرا اور اس کے ٹھکانے پر رکھنا پسند کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔ ایک بیٹا بچپن میں ہی بعمر اڑھائی سال وفات پا گیا۔ دوسرا بیٹا منصور احمد کوکب جرمنی میں اور بیٹی کینیڈا میں مقیم ہے۔ جو بفضل اللہ صاحب اولاد ہیں۔

بقیہ صفحہ 3

مسعود مبارک شاہ صاحب کی بیٹی عتیقہ آئی ہوئی تھیں انہوں نے بتایا کہ یہ ہمارے ہمسائے تھے حضور بڑا خوش ہوئے اور کہنے لگے تم دونوں کو کتنی خوشی ہوئی ہوگی کہ تم ہمسائیاں ملی ہو۔ اس کے بعد جب بھی پیارے آقا کا خط آتا تو بہت دعائیں دیتے۔ مربی صاحب کا اگر جماعتی خط بھی ہوتا تو حضور کی طرف سے نیچے لکھا ہوتا عزیزہ فردوس اور بچیوں کو محبت بھرا اسلام دیں۔ آپ کے بھائی خدمات دینیہ میں مصروف ہیں بالکل خیریت سے ہیں۔ میرے مولیٰ اس پیاری ہستی کی کس کس شفقت کو یاد کروں۔ قادیان کے جلسہ پر جب حضور تشریف لانے تو اجتماعی ملاقات میں مجھے اتفاق سے آگے ہی دائیں ہاتھ جگہ مل گئی حضور کرسی پر تشریف فرما ہوتے ہی سلام کے بعد دائیں طرف سے نظر ڈالنی شروع کی تو فوراً رک گئے اور بڑے محبت سے پوچھنے لگے فردوس کیا حال ہے بچوں کا کیا حال ہے حنیف صاحب ٹھیک ہیں اب ماشاء اللہ تمہاری صحت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ اس کے بعد 2001ء کے جلسہ سالانہ جرمنی پر حضور سے ملاقات ہوئی لیکن اس ملاقات کے بعد دل میں ایک خلش سی تھی ملاقات پر پیاری باتیں بھی ہوئی دعائیں بھی لیں۔ لیکن واپسی پر ایسے لگتا تھا کہ میرا کچھ کھو گیا ہے واقعتاً کچھ کھو ہی گیا تھا۔

جان سے پیارے آقا آپ کی روح پر ہزاروں سلام جو محبتیں آپ نے لٹائیں اللہ ہمیں ان کا وارث بنائے۔ مولا میرے جان سے پیارے مرحوم و مغفور آقا کی نشانیوں کی ہر قدم پر حفاظت فرمانا اور جنت الفردوس میں جگہ دینا۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کے حصول کی جو لو حضور کے دل میں لگائی تھی میں پوری وفاداری کے ساتھ عہد کرتی ہوں کہ اس کو کبھی مدہم نہ ہونے دوں گی اور اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگتے ہوئے دعا کرتی ہوں اے جانے والے تیری نیک یادوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں گے جو رضائے باری تعالیٰ کی خاطر تو نے جاری کئے تھے۔ خدا تعالیٰ اپنے بے پایاں فضلوں سے حضور کے درجات بلند سے بلند فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

اس موقعہ پر ہم قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر سیدنا خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تجدید عہد کرتے ہیں نیز ہم اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر قدم پر آپ کی تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

تحریک جدید میں شمولیت ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے سال نو کا اعلان بذریعہ خطبہ جمعہ مورخہ 7 نومبر 2003ء فرمادیا ہے۔ جماعت کے جملہ افراد بشمول مستورات و بچگان جلد از جلد حسب استطاعت وعدے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ تحریک جدید اگرچہ طوعی تحریک ہے لیکن سیدنا حضرت مصلح موعود کے حسب ذیل ارشاد کے پیش نظر تحریک جدید میں شمولیت ضروری ہے۔

فرمایا ''گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہوگا۔ مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہاں میں پکڑا جائے گا۔'' (مطالبات صفحہ 8)

(مرسلہ وکیل المال اول)

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

ہمارا احسن الخالقین خدا

خداتعالیٰ کی عظمت کا جس قدر سچا اور گہرا ادراک ہمیں حاصل ہوگا اسی قدر ہمیں اس کے آستانہ پر جھکنے اور عبادت بجالانے میں لطف اور سرور حاصل ہوگا اور اس کے ساتھ ساتھ جب ہم یہ سوچیں کہ خداتعالیٰ اپنے بندوں کو دوسروں پر رحم کرنے اور ان سے عفو ودرگزر کرنے کی بار بار تلقین فرماتا ہے تو وہ خود کس قدر رحمان اور رحیم اور کس قدر ہماری توبہ کو قبول کرکے ہمارے گناہوں کو معاف کرنے والا ہوگا تو عبادت میں گڑگڑا کر اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنے اور اس کے حضور خشوع وخضوع اور گریہ وزاری کا مزا کئی چند ہوجاتا ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ خداتعالیٰ کی سچی محبت۔ سچی خشیت اور سچی معرفت سے ہی نماز کی معراج حاصل ہوتی ہے۔ خداتعالیٰ کی ہستی اور اس کا اس کائنات کے خالق ومالک ہونے پر حق الیقین تو ان خوش قسمت اور خدارسیدہ بندوں کو حاصل ہوتا ہے جن کو خداتعالیٰ خود کسی طور کوئی چمکتا ہوا نشان دکھادے جس کے بعد ان کا کسی بھی قسم کے ابتلا کے مقابل پر اس راہ سے پیچھے ہٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن جن لوگوں کو براہ راست خداتعالیٰ سے راہنمائی ابھی تک نہ ملی ہو ان لوگوں کے لئے خداتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ زمین وآسمان کی تخلیق پر غور کرو۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اگر ہم صاف ذہن سے اس کائنات کی وسعتوں۔ اس میں کارفرما عظیم الشان قوانین قدرت اور ہر قسم کی مخلوق کی انتہائی پیچیدہ اور کامل واکمل صناعی پر غور کریں تو لازماً ان کے خالق کی ہستی کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ آپ ہی آپ ایسی ارفع واعلیٰ صنعت کا پیدا ہونا بعید از قیاس ہے۔ اور جب ہم کسی خالق ہستی کے اقرار تک پہنچ گئے تو اگلا قدم یہ ہوگا کہ وہ ہستی جس نے اتنا وسیع وعریض اور عظیم کارخانہ قدرت بنایا ہے وہ خود کس قدر بڑائی اور عظمتوں کی مالک ہوگی۔ اور اس طرح پر عقلی دلائل اور غوروفکر کے نتیجہ میں خداتعالیٰ کی عظمت کے بارے میں حاصل ہونے والا کسی حد تک صاف اور واضح ادراک بھی ہماری عبادت میں سوز وگداز کا رنگ بھرنے میں بہت حد تک ممد ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ انسان خداتعالیٰ کے بارہ میں جیسا تصور رکھتا ہو خداتعالیٰ اس سے ویسا ہی سلوک فرماتا ہے۔ خدا کے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وسلم جب خداتعالیٰ کی طرف سے تمام مخلوق کے لئے سراسر رحمت بناکر بھیجے گئے اور آپؐ کے اسوہ مبارک کا ایک ایک واقعہ اس رحمت کی عملی تفسیر ہے تو پھر وہ خداتعالیٰ جس نے آپ کو بھیجا وہ خود کس قدر رحیم وکریم ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ خداتعالیٰ کی خشیت کو ہمیں مدنظر رکھنا چاہئے لیکن خداتعالیٰ خود فرماتا ہے کہ اس کی رحمت اس کی باقی تمام صفات پر حاوی ہے۔ تو اگر اس کی رحمت کو دل میں جاگزیں کرکے عبادت کے دوران اس سے عفو ودرگزر طلب کی جائے تو عبادت کا لطف وسرور دل کو صحیح معنوں میں گداز کردیتا ہے۔ صرف شرط ہے سچی توبہ استغفار اور حقیقی خشوع وخضوع کی۔

زندگی کے لئے پہلا قدم

خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے یہ کائنات انسان کامل کو پیدا کرنے کے لئے تخلیق کی۔ اب انسان کو پیدا کرنے کے لئے زمین کا پیدا کرنا ضروری تھا جس پر اس قسم کا ماحول ہو کہ زندگی نمو پائے اور قائم ودائم رہ سکے۔ تمام کائنات میں ہر طرف پھیلے سورج اتنے وسیع وعریض توانائی اور حرارت کے تنور ہیں کہ ان میں کسی قسم کی زندگی کا تصور بھی محال ہے۔ تنور کا لفظ اس حرارت کے لئے انتہائی ناکافی ہے لیکن ہمارے پاس اور کوئی لفظ ہے نہیں۔ زمین پر ہماری زیادہ سے زیادہ حرارت کی بھٹی سٹیل مل میں ہے جس کا اندرونی درجہ حرارت جہاں فولاد بھی پگھل کر پانی کی شکل میں ہوتا ہے۔ 1600 سنٹی گریڈ ہوتا ہے جب کہ سورج کا مرکزی درجہ حرارت ایک کروڑ درجہ سنٹی گریڈ ہے۔ سٹیل مل کی بھٹی کے اندر اگر زندگی ناممکن ہے جو ہم آسانی سے دیکھ سکتے ہیں تو سورج کے اندر کا آپ اندازہ کرلیں۔ ہر سورج کے گرداگرد اربوں میل تک پھیلا ہوا خلا منفی 273.15 سنٹی گریڈ ہے۔ یہ اس قدر ٹھنڈک ہے کہ زمین پر اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ صفر سنٹی گریڈ پر پانی جم کر برف بن جاتا ہے۔ اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر جہاں سارا سال برف جمی رہتی ہے درجہ حرارت منفی 60 یا 65 ہوتا ہے۔ ہوا کو اگر منفی 190 سنٹی گریڈ تک ٹھنڈا کریں تو وہ مائع میں تبدیل ہوجاتی ہے اور اس مائع کو اگر برف پر انڈیلیں تو برف کی ''گرمی'' سے اس طرح ابلنے اور کھولنے لگتی ہے جس طرح پانی ہنڈیا میں ابلتا ہے۔ مسافر بردار ہوائی جہاز صرف سات میل کی اونچائی پر سفر کرتا ہے اور وہاں اتنی ٹھنڈک ہوتی ہے کہ ہوا میں موجود آبی بخارات جہاز کے باہر کے حصہ پر برف کی صورت میں جم جاتے ہیں اور جہاز کے لینڈ کرتے وقت نچلی سطح پر آنے سے وہ برف قطروں کی صورت میں پگھل کر گرتی نظر آتی ہے جوں جوں خلا میں زمین سے اوپر کی طرف جائیں گے۔ زمین سے منعکس ہوتی ہوئی حرارت کم ہوکر سردی بڑھتی جائے گی۔ سپرسانک ہوائی جہاز جب نو میل کی اونچائی پر پرواز کرتے ہیں تو ان کے پیچھے خارج ہونے والی گیس کر سفید لکیر کی صورت میں نظر آتی ہے۔ تو اس طرح ایک طرف سورج کے اندر ناقابل یقین حرارت اور دوسری طرف اردگرد کے خلا میں ناقابل یقین ٹھنڈک اور دونوں میں زندگی کا وجود ناممکن۔ اور اس تمام کائنات میں بس یہی دو چیزیں ہیں۔ خلا اور سورج، ہماری قریب ترین کہکشاں The Milky Way جو سورجوں کا مجموعہ ہے میں ایک کھرب سے زیادہ سورج ہیں جو اتنے بڑے بڑے اور اتنے زیادہ حرارت کے منبع ہیں کہ ان کے مقابل پر ہمارے سورج کو ''زرد بونا'' کہا جاتا ہے۔ ہماری اس کہکشاں جیسی وہ کہکشائیں جو زمین سے دیکھی جاچکی ہیں کی تعداد بھی آگے ایک کھرب سے زیادہ ہے۔ اور ان کہکشاؤں سے آگے اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کیا کچھ ہے، تو یہ ہے اس کائنات میں سورجوں کی تعداد اور ہر سورج کے اردگرد کھربوں سورجوں کی جسامت کے برابر خلا ہے جس میں دھماکہ سے پھٹ کر فنا ہوجانے والے سورجوں کا ملبہ Nebula کی صورت میں بکھرا پڑا ہے جس میں سے وقفہ وقفہ سے نئے سورج اور نئی کہکشائیں جنم لیتی جارہی ہیں۔ یعنی کائنات لحظہ بہ لحظہ پھیلتی اور وسیع تر ہوتی جارہی ہے۔ تو یہ تو ہے خداتعالیٰ کی تخلیق کردہ کائنات کی وسعتوں کا حال اور یہ تخلیق کا صرف ایک پہلو ہے جو ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ ان وسعتوں کا پیدا کرنے والا خود کتنی عظمتوں اور طاقتوں والا ہوگا۔ دوسرا پہلو اس تخلیق کی عظمت کا یہ ہے کہ ایسے خوفناک پس منظر میں خداتعالیٰ نے وہ ننھی منی زمین پیدا فرمادی جس میں سورج کی حرارت بھی ہے اور خلائی ٹھنڈک بھی۔ ان دونوں انتہاؤں کے بین بین ایسے قوانین قدرت پیدا فرمادئے کہ موت نے زندگی کا جامہ پہن لیا۔ سب سے پہلے تو زمین کو سورج کی حرارت اور خلا کی ٹھنڈک کے عین سنگم پر قائم کیا جہاں حرارت زندگی کی نمو کے لئے سازگار ہے۔ پھر زمین کو سورج کے گرد ایک خاص زاویہ پر قائم کرکے گردش کرنے پر لگادیا تاکہ چاروں موسم پیدا ہوکر مختلف اقسام کے پھل پھول پیدا ہوسکیں۔ زمین کو خود اپنے محور پر لٹو کی طرح گھومنے والی بنایا تاکہ دن رات پیدا ہوں جو صرف کام کرنے اور سونے کے اوقات کے تعین کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ تمام زندگی کا دارومدار ہی اس پر ہے۔ حیوانات آکسیجن سانس کے ذریعہ استعمال کرکے کاربن ڈائی آکسائیڈ باہر خارج کرتے ہیں اور نباتات سورج کی روشنی میں کاربن ڈائی آکسائیڈ استعمال کرکے اسے آکسیجن میں تبدیل کرتے ہیں۔ گویا نباتات اور حیوانات کے سانس لینے کا عمل ایک دوسرے پر منحصر ہے۔ زمین پر پائی جانے والی تمام زندگی کی بقا سورج کی روشنی اور حرارت پر منحصر ہے۔ لیکن یہی سورج حرارت اور تابکار شعاعوں کی ہلاکت آفرینی کا مخرج بھی ہے۔ خداتعالیٰ کی تخلیق کی عظمت دیکھئے زمین کے اردگرد اوزون کا 5 میل موٹی تہ کا غلاف چڑھادیا جو زندگی کی افزائش دینے والی شعاعوں کو اندر آنے دیتا ہے اور تباہ کن شعاعوں کو راستہ میں ہی روک لیتا ہے۔ پھر زمین کے گرداگرد مقناطیسی لہروں کا جال بنادیا جو خلا سے زمین کی طرف آنے والی کاسمک ریز کی ہلاکت آفرینی سے ہمیں محفوظ رکھتا ہے۔ حرارت سے بخارات کے فضا میں اڑنے اور ٹھنڈک سے واپس پانی میں تبدیل ہوکر بارش برسنے کا قانون قدرت بنادیا جو ہر قسم کی زندگی کے لئے تازہ میٹھے پانی کی وافر مقدار میں دستیابی کا ذریعہ بنا، حیوانات ونباتات کو زندگی اور بقا کے لئے ایک دوسرے کا مرہون منت بناکر زندگی کا آٹومیٹک نظام تخلیق کرڈالا۔ پھر زمین کو مختلف اقسام کی معدنیات سے مالا مال کردیا۔ کوئلہ، قدرتی گیس اور تیل کے ذخائر پیدا ہونے کے اسباب مہیا کردئے۔ یورینیم جیسی تابکاری رکھنے والی دھاتیں پیدا کردیں اور انسان کو ایسی عقل فراہم کردی کہ ان کے اندر چھپے ہوئے توانائی کے ذخیرے کو کام میں لاسکے۔ بجلی جیسے توانائی کے ذریعہ کو پیدا کرکے انسان کو ایسی سوجھ بوجھ سے نوازا کہ اس کے اندر پوشیدہ قوانین پر حاوی ہوکر اپنی مرضی سے اسے جس قدر چاہے پیدا کرلے اور جیسے چاہے استعمال کرے۔

کامل واکمل صناعی

تو اس طرح نہ صرف خداتعالیٰ نے ہماری زمین کو عین موت کے منہ کے اندر قائم کرکے اس میں ہر قسم کی زندگی کے سامان پیدا فرمادئے بلکہ زندگی کی مختلف شکلوں کو ایسے ایسے قوانین اور صلاحیتوں سے نوازا کہ سب جاندار اپنی اپنی جگہ مختلف صلاحیتوں کا عجوبہ روزگار بن گئے۔ مچھلی کو بجلی گھر بنادیا تو چمگادڑ کو ریڈار، ایک انچ کے سائز کے جھینگر کے پاؤں اور پر کے ساز کو ایک میل دور تک سنائی دینے کی طاقت دی تو Tern پرندے کو ہر سال بائیس ہزار میل پرواز کرنے کی اہلیت اور پھر نہ صرف مختلف جانوروں کی مختلف صلاحیتیں بلکہ ایک ایک جانور کے مختلف اعضاء کی حیران کن صلاحیتیں اور پھر مختلف اعضاء کا ایک دوسرے کے ساتھ باہم مربوط ہوکر کام کرنا۔

کون پڑھ سکتا ہے سارا عالم اس اسرار کا

اب تک جو کچھ انسان کے علم میں آسکا ہے وہ بھی کچھ کم حیرت انگیز نہیں ہے اور انسان کے علم کی مثال تو ایک بچے کے سمندر کے کنارے سے سیپ اور گھونگھے چننے والی بات ہے جب کہ اصل موتی اور جواہر سامنے پھیلے ہوئے سمندر کی اتھاہ گہرائیوں میں ہیں۔ کسی چیز کی اصلی قدر اور اہمیت اس چیز کے کھوجانے یا خراب ہوجانے کے بعد اجاگر ہوتی ہے۔ بلندی کا اصل اندازہ پستی کے ساتھ اس کا موازنہ کرنے سے ہوتا ہے۔ لائق طالب علم نالائق کے مقابلہ کے وقت ہی نکھر کر سامنے آتا ہے۔ اگر سب ہی ایک جیسے ہوں تو کسی ایک کی قدر وقیمت نہیں نکھرتی چاہے سبھی بہت اچھے ہوں۔ آنکھ کی صحیح قدر اس سے پوچھیں جس کی آنکھ ضائع ہوجائے۔ اسی طرح ہمارا ایک ایک عضو جن باریک اجزا سے مل کر بنا ہوا ہے تو ان میں کسی ایک جزو کی خرابی کی صورت میں اس عضو میں جو خرابی پیدا ہوتی ہے اس سے اس جزو کی قدر وقیمت کا اندازہ ہوتا ہے اور پھر خداتعالیٰ کی

کامل واکمل صناعی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ایک ایک عضو کے اتنے سارے اجزا مل کر مربوط طریقہ سے جس طرح کام کرتے ہیں اور آگے پھر مختلف اعضاء باہم مل کر مربوط طریقہ سے جو ایک جاندار کی شکل میں کام کرتے ہیں ان کے تفصیلی مطالعہ سے اس کامل واکمل نظام کی صحیح قدر و قیمت سامنے آتی ہے۔ مثلاً آنکھ ہے۔ سب سے پہلے اس کے اندر گاڑھے محلول کا لگاتار بنتے رہنا جس کو آنکھ کے ڈھیلہ پر پھیلانے کے لئے ہم بار بار آنکھ جھپکتے ہیں۔ اگر یہ محلول نہ بنے تو ہماری آنکھ خشک ہو کر نابینا ہو جائے اور اگر محلول تو بنے لیکن آنکھ نہ جھپکی جائے تو عدسہ میلا ہو کر نظر ٹھیک کام نہ کرے۔ پھر اگر آنکھ کے ڈھیلہ کی موٹائی عین ٹھیک سائز کی نہ ہو تو پیچھے پردے پر تصویر صحیح نہ بننے پائے۔ اگر عدسہ کو باریک اور موٹا کرنے والے اعصاب ٹھیک کام نہ کریں تو آنکھ ٹھیک سے نہ دیکھ سکے۔ اسی طرح اگر پتلی کے سوراخ کو چھوٹا یا بڑا کرنے والے اعصاب ٹھیک کام نہ کریں تو اندھیرے اور روشنی کا فرق مٹ جائے۔ اگر آنکھ کے پردے کے Cones ٹھیک کام نہ کریں تو ہمیں رنگوں کی پہچان نہ ہو سکے۔ اگر پردے سے دماغ کی طرف جانے والے اعصاب ٹھیک کام نہ کریں تو ہمیں تصویر الٹی نظر آئے یا بالکل نظر نہ آئے۔ تو دیکھا آپ نے ایک آنکھ کے اندر کتنے حصے ہیں اور کس قدر مربوط طریقہ سے کام کرتے ہیں۔ جن لوگوں کی نظر میں خرابی ہوتی ہے ان کی تعداد انتہائی کم ہے ان کے مقابلہ میں جو ٹھیک دیکھتے ہیں۔ اور نظر خراب بھی انسان کی اپنی غلطی کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔ تو اس تقابلی جائزے سے جو چیز سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ خداتعالیٰ کا تخلیق کردہ آنکھ کا نظام کتنا پیچیدہ اور مربوط ہے اور کیسی زبردست صلاحیت کا حامل ہے۔ گوشت پوست کے بنے ہوئے عدسہ میں شیشے جیسی شفاف پن کی صلاحیت ہے۔ روشنی اور اندھیرے میں پتلی کے سوراخ کو چھوٹا بڑا کرنے کا آٹومیٹک نظام موجود ہے اور پھر دونوں آنکھوں سے بیک وقت دیکھنے سے جو گہرائی اور فاصلہ کا تعین ہماری آنکھیں کرتی ہیں وہ اعلیٰ سے اعلیٰ کیمرہ نہیں کرسکتا۔

اسی طرح کان کو لیں کان کی بیرونی بناوٹ آوازوں کو کان کی نالی کے اندر موڑتی ہے جہاں آواز سے کان کا بیرونی پردہ مرتعش ہوتا ہے۔ پردے کے پیچھے تین چھوٹی ہڈیوں کا لیور سسٹم اس ارتعاش میں کئی گناہ طاقت پیدا کر کے آگے اندرونی پردے کو مرتعش کرتا ہے۔ اندرونی پردے کی تھرتھراہٹ اندر گاڑھے محلول میں لہریں پیدا کرتی ہے۔ ان لہروں کے نشیب و فراز باریک بالوں کو چھو کر ایک خاص احساس پیدا کرتے ہیں جو اعصاب کے ذریعہ دماغ تک پہنچتا ہے اور دماغ اسے آواز کی صورت میں سنتا ہے۔ اس سارے راستہ میں سے ایک حصہ بھی کام نہ کرے تو ہم آواز کو سن نہیں سکتے۔ دوران خون کو لیں۔ خون پھیپھڑوں میں آکر کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتا اور آکسیجن حاصل کرتا ہے اور دل میں پہنچ کر وہاں سے پمپ ہو کر خون سارے بدن میں پہنچتا ہے اور بدن کے اعضا کے آخری سروں پر بال سے باریک شریانوں اور وریدوں کے جال میں پہنچ کر کسی جادوئی طریق سے آکسیجن خارج شدہ خون اور آکسیجن ملا تازہ خون آپس میں ایک ہی کیپلری کے اندر ادل بدل ہو جاتے ہیں۔ اگر دل کے وہ Valve جو شریانوں اور وریدوں میں جانے والے خون کو کنٹرول کرتے ہیں کام نہ کریں۔ یا اگر پھیپھڑوں کی دیواروں میں سے آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کا خون میں تبادلہ نہ ہو۔ یا اگر کیپلری کے سرے میں سرخ اور نیلے خون کا آپس میں تبادلہ نہ ہو یا اگر شریان کے کسی حصے میں لوتھڑا بن جانے سے خون کی سپلائی رک جائے تو اس سے فالج یا ہارٹ اٹیک یا جسم کے کسی حصہ کا گینگرین پیدا ہو جائے۔ ان چند مثالوں سے خوب واضح ہو جاتا ہے کہ خداتعالیٰ کا تخلیق کا نظام کس قدر جامع اور کامل واکمل ہے۔ تو پھر ایسی ناپیدا کنار وسعتوں والی کائنات اتنے عظیم الشان ستاروں اور ایسی پیچ در پیچ زندگی کی مختلف شکلوں کا خالق کس قدر اعلیٰ وارفع شان کا حامل ہے۔ انسان تو ایک کیڑے کا پاؤں بنانے پر بھی قادر نہیں ہے تو پھر کیوں نہ اس قادر وتوانا ہستی کے در کا رخ کریں اور اسی کے ہو رہیں جو اگر ہم چل کر اس کی طرف جائیں تو وہ دوڑ کر ہماری طرف آتا ہے۔

عرب اسرائیل جنگ

بہ نظر غائر تنازعہ فلسطین کا جائزہ لیا جائے تو اس کی جڑیں پہلی جنگ عظیم سے جا ملتی ہیں۔ پہلی جنگ عظیم میں سلطنت عثمانیہ کو شکست سے دوچار ہونا پڑا تھا تو برطانوی حکومت نے عرب ممالک کی امداد اور حمایت حاصل کرنے کے لئے مکہ کے شریف حسین سے مشرق وسطیٰ کی آزادی وخود مختاری کے حوالے سے گفت وشنید کا سلسلہ جاری رکھا تو دوسری جانب 1917ء میں برطانوی وزیر خارجہ آرتھر جیمز بالفور نے یہودی رہنماؤں لارڈ انتھیس چائلڈ اور ڈاکٹر ویز مین سے مشرق وسطیٰ کے قلب میں یہودی ریاست کے قیام کا وعدہ کیا اور اس کے نتیجے میں 2 نومبر 1917ء کا اعلان بالفور عمل میں آیا۔

جنگ عظیم اول میں اتحادیوں کی کامیابی کے بعد 24 جولائی 1922ء کو برطانیہ نے مجلس اقوام کے سامنے ایک انتدابی مسودہ برائے فلسطین پیش کیا۔ مجلس نے اس کی توثیق کر دی اور اس طرح انتداب کا قیام عمل میں آیا۔ دوسری جنگ عظیم کے اختتام کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ برطانوی اختیارات اس علاقے میں مزید پانچ سال تک رہیں گے، تاکہ اس خطے کو مکمل طور پر آزادی کے قابل بنایا جا سکے۔ چنانچہ اپریل 1947ء میں برطانیہ نے بہ حیثیت اتھارٹی کے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے درخواست کی کہ فلسطین کے مسئلے کو جنرل اسمبلی کے ایجنڈے میں شامل کیا جائے۔ 15 مئی 1947ء کو اقوام متحدہ میں مسئلہ فلسطین کے لئے ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی گئی جو گیارہ رکن ممالک پر مشتمل تھی۔ اس کمیٹی میں کینیڈا، چیکوسلواکیہ، گوئٹے مالا، نیدرلینڈ، پیرو، سویڈن، یوراگوئے، ایران، یوگوسلاویہ اور آسٹریلیا شامل تھے۔ اس کمیٹی نے فلسطین کو عرب اور یہودی دو مملکتوں میں تقسیم کرنے کی سفارش کی۔ اس سفارش کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے نومبر 1947ء میں منظور کرلیا اور 15 مئی 1948ء کو برطانوی انتداب کے خاتمے کا اعلان کیا گیا۔ برطانیہ کے انخلاء سے ایک دن قبل ہی یعنی 14 مئی کو یہودی رہنما ڈیوڈ بن گوریان نے برطانیہ اور امریکا سے ساز باز کر کے تل ابیب کے مقام پر مملکت اسرائیل کے قیام کے اعلان کے ساتھ ساتھ فلسطین میں فوجی کارروائیاں شروع کر دیں۔ اس طرح ایک ایسے علاقائی تنازعہ کی بنیاد قائم ہوئی، جس کے حل کے لئے 1948ء میں عرب، اسرائیل جنگ ہوئی، جس میں پیشہ ورانہ مہارت کی حامل یہودی ملیشیا ہگانا کے سامنے عربوں کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا اور فلسطین کا 78 فی صد رقبہ اسرائیل کے قبضے میں چلا گیا۔ اس علاقے کے حصول کیلئے ایک اور عرب اسرائیل جنگ 5 جون تا 10 جون 1967ء میں ہوئی، جسے تاریخ میں "چھ روزہ جنگ" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس جنگ میں بھی اسرائیل کی جانب سے پری ایمپشن کی پالیسی کو اپناتے ہوئے عرب ممالک پر ایسے حملے کئے گئے کہ اس مختصر جنگ میں عرب ممالک کا نہ صرف بے پناہ جانی و مالی نقصان ہوا، بلکہ شام کا گولان کا پہاڑی علاقہ، اردن کا دریائے اردن کا مغربی کنارہ اور مصر کا صحرائے سینا کا تمام علاقہ، خصوصاً قدیم یروشلم اسرائیل کے قبضے میں چلا گیا۔ اقوام متحدہ کی مداخلت کے باعث سلامتی کونسل کی قرارداد 242 کے تحت جنگ بندی عمل میں آئی، لیکن اقوام متحدہ عربوں کو انصاف فراہم کرنے میں ناکام رہی۔ 1967ء کی جنگ ایک جانب اسرائیل کے رقبے میں بے پناہ اضافے کا سبب بنی تو دوسری جانب اس جنگ کے ذریعے فلسطینیوں میں قومیت کا جذبہ ابھرا، چنانچہ 6 اکتوبر 1973ء کو یہودیوں کے تہوار یوم کپور پر عربوں نے من حیث القوم متحد ہو کر ایک مرتبہ پھر یہودیوں کو للکارا، مگر اس وقت کے اسرائیلی وزیر دفاع اور موجودہ اسرائیلی وزیر اعظم ایریل شیرون کے شاطر دماغ اور امریکی فضائیہ کے مکمل تعاون کے باعث عرب ممالک کو فتح نصیب نہ ہو سکی۔ فلسطینی عوام گزشتہ نصف صدی سے زائد عرصے سے اس حل طلب تنازعہ کی سزا بھگت رہے ہیں۔ تمام جنگوں میں مصر، اردن، شام اور لبنان اپنے اپنے حصے کی مار کھا چکے ہیں، مگر فلسطین روز اول سے آج تک اسرائیلی جور وستم کا نشانہ بنا ہوا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر 35420 میں بشریٰ اظہر زوجہ اظہر اقبال قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 24 نبی پور ضلع سانگھڑ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 250 گرام مالیتی -/155000 روپے۔ حق مہر -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔

اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد بشریٰ اظہر زوجہ اظہر اقبال چک نمبر 24 نبی پور سانگھڑ گواہ شد نمبر 1 کرامت اللہ وصیت نمبر 32182 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر اظہر اقبال خاوند موصیہ

مسل نمبر 35421 میں ناصر محمود طاہر ولد چوہدری محمد انور ریاض قوم جٹ سندھو پیشہ مربی سلسلہ عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 38 ضلع سانگھڑ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-8-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3700 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن

احمد یہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ناصر محمود طاہر ولد چوہدری محمد انور ریاض چک نمبر 38 ضلع سانگھڑ گواہ شد نمبر 1 افضال احمد وصیت نمبر 27427 گواہ شد نمبر 2 سید حماد رضا ولد سید خلیل احمد ناصر ہوسٹل ربوہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

○ مکرمہ سیمیں نسرین صاحبہ بنت مکرم نصیر احمد صاحب چغتائی مورفلڈن جرمنی کا نکاح ہمراہ مکرم نفیس احمد عتیق صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم رفیق احمد قریشی صاحب سیکرٹری دعوۃ الی اللہ ضلع راولپنڈی مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر 5 دسمبر 2003ء کو مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے ایوان توحید راولپنڈی میں پڑھا۔ مکرم نفیس احمد عتیق صاحب مربی سلسلہ مکرم بابو نذیر احمد صاحب دہلوی سابق امیر جماعت دہلی کے پوتے اور مکرم بشیر احمد صاحب چغتائی صدر واہ کینٹ کے نواسے ہیں۔ مکرمہ سیمیں نسرین صاحبہ بشر احمد صاحب چغتائی کی پوتی اور مکرم جی۔ ایم۔ وائی پٹیل کراچی حال مقیم جرمنی کی نواسی ہیں۔ اس رشتے کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب النصرت چلڈرن کلینک ریلوے روڈ ربوہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 20 نومبر 2003ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام عزیر احمد تجویز ہوا ہے۔ پہلا وقف نو بیٹا گزشتہ برس شادی کے آٹھ سال کے بعد پیدا ہوا تھا۔ نومولود مکرم ڈاکٹر ملک عطاء اللہ خان صاحب ریڈیالوجسٹ کا پوتا اور مکرم ہمایوں اقبال اختر صاحب آف دارالنصر غربی حلقہ منعم کا نواسہ ہے۔ نومولود کے نیک صالح خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ برائے Ph.D

○ وہ تمام طلباء و طالبات جنہوں نے مکینیکل انجینئرنگ، ماحولیاتی انجینئرنگ، فزکس میں ڈگری حاصل کی ہوئی ہے ان کیلئے سوئٹزرلینڈ میں Ph.D میں داخلہ کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ یہ درخواستیں بنیادی طور پر Turbulence ریسرچ کیلئے زیر غور لائی جائے گی۔ اس کے بارہ میں مکمل معلومات مندرجہ ذیل ویب سائٹ ایڈریس سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

• www.ihw.ethz.ch

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید وسیم شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ میری والدہ مکرمہ مسعودہ شاہ صاحبہ بیگم مکرم سید سرور شاہ صاحب مرحوم دارالنصر غربی الف جو کہ محترم عبدالمجید خانصاحب آف ویرووال کی صاحبزادی اور مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب مرحوم کی ہمشیرہ تھیں مورخہ یکم دسمبر 2003ء کو لاہور میں اچانک ہارٹ اٹیک سے بعمر 75 سال وفات پاگئیں۔ حضرت محمد خان صاحب آف کپورتھلہ رفیق حضرت مسیح موعود (یکے از 313) آپ کی والدہ مرحومہ کے دادا تھے اور حضرت محمد خان صاحب آف جسر وال رفیق حضرت مسیح موعود آپ کے والد کے نانا تھے۔ آپ موصیہ تھیں آپ نے 1947ء میں وصیت کی تھی۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ سب سے بہت پیار و محبت سے پیش آتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے، اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نکاح

○ مکرم ندیم احمد صاحب طاہر ابن مکرم محمد کریم صاحب کارکن نظارت تعلیم ساکن احمد نگر کا نکاح ہمراہ مکرمہ صالحہ رفعت طاہر صاحبہ بنت مکرم محمد امین طاہر صاحب آف جرمنی بعوض -/5,000 یورو حق مہر پر مورخہ 28 نومبر 2003ء بروز جمعۃ المبارک بیت المجیب احمد نگر میں مکرم مبشر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔ مکرم ندیم احمد طاہر صاحب اور مکرمہ صالحہ رفعت طاہر صاحبہ دونوں مکرم محمد شفیع صاحب آف احمد نگر کے پوتے اور پوتی ہیں۔ مکرم ندیم احمد طاہر مکرم صوفی عبدالکریم صاحب آف احمد نگر کے نواسے جبکہ مکرمہ صالحہ رفعت طاہر مکرم چوہدری مختار احمد صاحب مرحوم آف جرمنی کی نواسی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے برکت کا باعث بنائے۔ آمین!

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عراق میں 3 امریکی فوجی ہلاک عراق میں کار بم حملے اور سڑک کے حادثے میں تین امریکی فوجی ہلاک اور 58 زخمی ہوگئے۔ موصل کے نزدیک ایک کار نے فوجی اڈے میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ امریکی فوج کی فائرنگ سے گاڑی میں دھماکہ ہوا۔ امریکی فوجی اڈے میں داخل ہونے کی کوشش کرنے والا عراقی بم پھٹنے سے جاں بحق ہوگیا۔ ایک نہر میں امریکی فوجی گاڑی گرنے سے 3۔ امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

روسی پارلیمنٹ تباہ کرنے کی کوشش روسی صدر پیوٹن کے دفتر کے قریب ریڈ سکوائر میں روسی پارلیمنٹ کو تباہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ 2 خواتین کے خودکش حملہ میں 6۔ افراد ہلاک اور 13 زخمی ہوگئے۔ جن میں سے اکثر کی حالت نازک ہے۔ انسانی اعضاء کئی طرف بکھر گئے۔ ایک فدائی خاتون کا سر فٹ پاتھ سے ملا۔ دوسری کے جسم سے بندھا ہوا بم نہ پھٹ سکا۔

ایران القاعدہ کے رہنماؤں کو امریکہ کے حوالے کرے امریکہ نے ایک بار پھر کہا ہے کہ ایران میں القاعدہ کی اعلیٰ قیادت اور رہنما موجود ہیں۔ انہیں امریکہ کے حوالے کیا جائے امریکہ نے ان اطلاعات کی تردید کی کہ وہ القاعدہ کے بدلے عراق میں موجود ایران مخالف گروپ کے افراد ایران کے حوالے کردیگا۔

یمن میں بارودی سرنگ کا دھماکہ یمن میں بارودی سرنگ پھٹنے سے 4 خواتین سمیت 5۔ افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے۔

افغانستان میں طالبان مضبوط ہو رہے ہیں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ افغانستان میں طالبان اور القاعدہ پھر مضبوط ہو رہے ہیں۔ عالمی برادری توجہ کرے۔ مزید بین الاقوامی فوج افغانستان بھیجی جائے۔ افغانستان میں جرائم کی بھرمار ہے۔ فرقہ وارانہ جھگڑے اور منشیات کے کاروبار میں اضافہ ہوا ہے۔ امن و امان بہتر نہ ہوا تو اگلے سال انتخابات کرانا ممکن نہ ہوگا۔

جاپانی فوج عراق بھیجنے کی منظوری جاپانی کابینہ نے عراق فوج بھیجنے کے منصوبے کی منظوری دے دی ہے۔ بیرون ملک فوج بھیجنا ایک تاریخی فیصلہ ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد پہلی بار جاپانی فوج اتنے بڑے اور خطرناک مشن پر بیرونی ملک بھیجی جارہی ہے۔ جاپانی کابینہ کے اس فیصلے کے خلاف ملک بھر میں مظاہرے شروع ہوگئے ہیں۔ بھاری توپخانے سے لیس سات سو فوجی عراق جائیں گے۔ آٹھ طیارے تین تباہ کن بحری جہاز اور تین مال بردار جہاز بھی بھیجے جائیں گے۔ جاپانی اپوزیشن نے اس فیصلے پر شدید تنقید کی ہے۔

عراق ہتھیاروں کے بارے خفیہ معلومات

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں امریکہ اور برطانیہ پر اس بات کا دباؤ بڑھ گیا ہے کہ وہ عراق میں بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کی تلاش کے بارے میں خفیہ معلومات منظر عام پر لائے۔ فرانس اور روس نے مطالبہ کیا ہے کہ اقوام متحدہ سروے گروپ کی عبوری رپورٹ کے تمام حصے سلامتی کونسل کے ارکان کے سامنے لائے جائیں۔

چین میں شخصی اور سیاسی آزادی یقینی بنائی جائے امریکی صدر بش نے وائٹ ہاؤس میں چینی وزیراعظم کے اعزاز میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ چین میں معیشت کے ساتھ ساتھ شخصی اور سیاسی آزادی کو بھی یقینی بنایا جائے۔ بش نے کہا کہ امریکہ، چین تعلقات بہت بہتر ہو رہے ہیں۔ وزیراعظم چین سے مخاطب کرتے ہوئے بش نے کہا کہ چین ایک عظیم طاقت ہے اور عظیم مہذب قوم ہے میرا ملک آپ کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہتا ہے۔

روسی انتخابات منصفانہ ہیں روسی صدر ولادی میر پیوٹن نے پارلیمانی انتخابات کو آزادانہ اور منصفانہ قرار دیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ انتخابات غیر منصفانہ ہونے کے حوالے سے عالمی مبصرین کی رائے درست نہیں ہے۔

ڈرمو کیور کریم فون: 213698
بفضل خدا قریباً تمام جلدی عوارض کیلئے کامیاب ہے۔ گھر پر ضرور رکھیں۔ قیمت 15/12/8 روپے تھوک میں مزید رعایت
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور اقصیٰ چوک ربوہ

WADENG
وقار برادرز انجینئرنگ ورکس
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
سپیشلسٹ: کاربائیڈ ڈائیز، کاربارئیڈ پارٹس اینڈ ٹولز نیز ریوالونگ بیس سیکورٹی سسٹم
دکان نمبر 4 شاہین مارکیٹ، مدنی روڈ نیو دھرم پورہ مصطفیٰ آباد لاہور فون: 0300-9428050

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	11۔دسمبر	زوال آفتاب	12-02
جمعرات	11۔دسمبر	غروب آفتاب	5-07
جمعہ	12۔دسمبر	طلوع فجر	5-30
جمعہ	12۔دسمبر	طلوع آفتاب	6-57

امریکہ نے ضرورت سے زیادہ بوجھ اٹھالیا ہے وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ امریکہ نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں عراق پر فوج کشی کر کے ضرورت سے زیادہ بوجھ اٹھالیا ہے۔امید ہے سارک کانفرنس سے بھارت کے ساتھ براہ راست مذاکرات کی راہ ہموار ہوگی۔ہم بھارت کے ساتھ سندھ اور راجستھان کی سرحد (کھوکھراپار) کھولنے اور نہری (کشتیوں کی) سروس شروع کرنے پر رضامند ہیں۔ دولت مشترکہ کی طرف سے پاکستان کی رکنیت معطل رکھنے کا فیصلہ مایوس کن ہے۔طالبان کو پاکستان میں پناہ دینے کے الزامات درست نہیں ہیں۔ وہ پیرس میں فرانسیسی خبر رساں ایجنسی اے ایف پی اور امریکی خبر رساں ایجنسی ایسوسی ایٹڈ پریس (اے پی) کو انٹرویو دے رہے تھے۔

پاکستان اور بھارت کی پہلی فلیگ میٹنگ

پاکستان اور بھارت کے درمیان حالیہ فائر بندی کے خوشگوار اثرات سیالکوٹ کی 220 کلومیٹر طویل ورکنگ باؤنڈری پر بھی مرتب ہوئے ہیں۔فائر بندی کے بعد سیالکوٹ کے سچیت گڑھ سیکٹر میں عنایت شہید پوسٹ پر بھارتی بارڈ سیکیورٹی فورس اور پاکستان کے چناب رینجرز کے مابین فلیگ میٹنگ ہوئی۔ پاکستان کی نمائندگی کرنل ندیم جبکہ بھارت کی کرنل رجیش گپتا نے کی، رینجر نے بھارتی افسروں کو چائے پیش کی گئی میٹنگ میں کہا گیا کہ فائر بندی سے لوگ بہتری محسوس کر رہے ہیں، فائرنگ سے دونوں طرف زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی تھی۔

پانی کا منصفانہ استعمال ملک کی ترقی کیلئے اہم ہے صدر جنرل مشرف نے چاروں صوبوں کے درمیان پانی کی تقسیم مسئلہ قومی مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے خوش اسلوبی سے حل کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔صدر مملکت نے کہا پانی کا منصفانہ استعمال ملک کی ترقی اور سلامتی کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔اس لئے ضروری ہے کہ تمام فریق پانی سے متعلق مسائل خوش اسلوبی کے ساتھ مثبت طریقہ سے حل کریں۔ پارلیمانی پارٹی کے اس اجلاس میں وفاقی وزیر آفتاب شیر پاؤ اور دیگر ارکان نے سفارشات پیش کیں۔

اشیاء ضروریہ کی قیمتوں کو اعتدال میں رکھنے کیلئے اقدامات وزیراعلیٰ پنجاب نے اشیاء ضروریہ کی قیمتوں کو اعتدال میں رکھنے کیلئے موثر اقدامات کی ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ ضلعی حکومتیں اور صوبائی محکمے اشتراک کار کے ذریعے طے شدہ حکمت عملی پر عملدرآمد کرائیں۔اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ رمضان المبارک میں ضروری اشیاء کی قیمتوں کو مانیٹر کرنے کیلئے قائم کئے گئے نظام کو سارا سال برقرار رکھا جائے گا اور ناجائز منافع خوری اور ذخیرہ اندوزی میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ اجناس کی فراوانی یقینی بنانے کیلئے مارکیٹ کمیٹیوں کے نظام کو بہتر بنایا جارہا ہے۔

ٹیم اچھی کارکردگی دکھاتی رہی تو کپتان رہونگا پاکستان کرکٹ ٹیم کے کپتان انضمام الحق کا کہنا ہے کہ ٹیم جب تک اچھی کارکردگی دکھاتی رہے گی میں کپتانی کرتا رہوں گا۔میری کپتانی کا کوئی ٹائم فریم مقرر نہیں ہے۔ پاکستان میں یہ کہنا مشکل ہے کہ کون کب تک کپتان رہے گا۔انہوں نے اس تاثر کو غلط قرار دیا کہ پاکستان نے نیوزی لینڈ کی دوسرے درجے کی ٹیم کو شکست دی ہے۔انٹرنیشنل کرکٹ میں کوئی ٹیم دوسرے درجے کی یا "بی" نہیں ہوتی۔

دولت مشترکہ داخلی معاملات میں مداخلت پراتر آئی ہے صدر جنرل مشرف نے دولت مشترکہ سے پاکستان کی رکنیت معطل کرنے کے فیصلے پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ دولت مشترکہ جمہوریت کے نام پر رکن ممالک کے داخلی معاملات میں مداخلت پراتر آئی ہے۔

سابق سیکرٹری خارجہ شہر یار خان پاکستان کرکٹ بورڈ کے نئے چیئرمین سابق سیکرٹری خارجہ اور قومی ٹیم کے مینیجر شہر یار خان پاکستان کرکٹ بورڈ کے نئے چیئرمین ہونگے۔ وہ 14 دسمبر کو پی سی بی کے مستعفی ہونے والے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل (ر) توقیر ضیاء کی جگہ پر عہدہ سنبھالیں گے۔صدر پاکستان اور پی سی بی کے سرپرست اعلیٰ جنرل مشرف نے ان کی تقرری کا نوٹیفکیشن جاری کردیا۔شہیر یار خان اس سے قبل 1999ء کے دورہ بھارت اور اس سال جنوبی افریقہ میں ہونے والے ورلڈ کپ میں قومی کرکٹ ٹیم کے مینیجر رہ چکے ہیں۔شہر یار خان فرانس سمیت کئی ملکوں میں پاکستان کے سفیر بھی رہ چکے ہیں۔

بھارتی ایٹمی پروگرام کا مقصد وزیر خارجہ خورشید قصوری نے کہا ہے کہ تنازعہ کشمیر پاکستان اور بھارت کے درمیان علاقے کا تنازعہ نہیں ہے بلکہ حقیقت میں یہ تنازعہ گزشتہ نصف صدی سے کشمیری عوام کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حق خودارادیت نہ دینے کی وجہ سے بڑھتا گیا۔ انہوں نے کہا بھارتی ایٹمی پروگرام کا مقصد پاکستان کو کشمیر پر موقف سے ہٹانا ہے۔تنازعہ کشمیر بات چیت کے ذریعے حل کرنے کیلئے کوششیں جاری رکھیں گے۔

عراق میں ملیشیا فوج کی تشکیل۔عراق میں سیاسی جماعتیں اور اتحادی حکام ایک ہزار ارکان پر مشتمل عراقی ملیشیا فوج تشکیل دینے پر تبادلہ خیال کر رہے ہیں۔ملیشیا کی تشکیل امریکی پالیسی میں یوٹرن ہے کیونکہ اس سے قبل امریکی حکام عراق میں ہر قسم کی نیم فوجی تنظیموں کو غیر قانونی قرار دے چکے ہیں۔

شمالی کوریا کے میزائلوں کا خطرہ۔جاپان نے شمالی کوریا کے بیلسٹک میزائلوں سے لاحق خطرات سے نمٹنے کے لئے امریکہ سے 4.62 ارب ڈالر کی لاگت کا دفاعی میزائل سسٹم خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔جو دو مرحلوں میں خریدا جائے گا۔اس منصوبے پر 98ء سے مشترکہ تحقیق جاری ہے۔

پاکستانی کرکٹ ٹیم کے دورہ نیوزی لینڈ کا شیڈیول

پاکستان کرکٹ ٹیم 11/دسمبر کو نیوزی لینڈ روانہ ہوگی اور وہاں دو ٹسٹ اور پانچ ایک روزہ میچز کھیلے گی جن کا شیڈیول حسب ذیل ہیں۔

پہلا ٹسٹ آک لینڈ	19 تا 23/دسمبر
دوسرا ٹسٹ ولنگٹن	26 تا 30/دسمبر
پہلا ایک روزہ	3/جنوری 2004ء
دوسرا ایک روزہ	7/جنوری 2004ء
تیسرا ایک روزہ	10/جنوری 2004ء
چوتھا ایک روزہ	14/جنوری 2004ء
پانچواں " "	17/جنوری 2004ء

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے
سپیشلسٹ۔ڈسٹری بیوشن بکس۔والٹن روڈ۔لاہور
ڈیفنس چوک لاہور کینٹ فون :042-666-1182
موبائل:0320-4810882

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
☎ دوکان 211158 رہائش 214454
0303-6743122 (دکان گلی کے اندر ہے)

CHILDREN BROUGHT UP THROUGH HOMOEOPATHIC TREATMENT ARE HEALTHY INTELLIGENT AND STRONG
DR. MANSOOR AHMAD
D.583.FAISAL TOWN LAHORE, PH:5161204

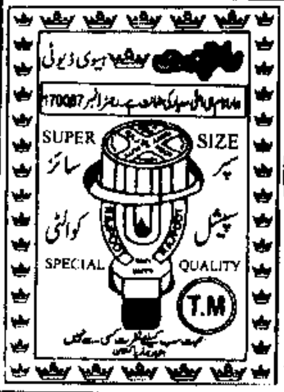

اتحاد برنر فیکٹری اینڈ اتحاد لائٹ ہاؤس
اتحاد لائٹ ہاؤس
جیا موسیٰ بس سٹاپ شیخوپورہ روڈ
لاہور فون: 7921469
اتحاد برنر فیکٹری
حق باھو روڈ گلشن سٹریٹ شاہدرہ
ٹاؤن لاہور فون: 7932237

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29